



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

: سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ام طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"رَأَيْتُ زَيْبِي فِي النَّامِ فِي صُورَةِ شَابٍ مُوقِرٍ فِي خَضِرٍ، عَلَيْهِ نَعْلَانِ مِنْ ذَهَبٍ، وَعَلَى وَجْهِهِ فَرَّاشٌ مِنْ ذَهَبٍ"

میں نے اپنے رب کو خواب میں ایک نوجوان کی شکل میں دیکھا جو بڑے بالوں والا اور سبز لباس میں تھا اس نے سونے کے جوتے پہن رکھے تھے اور اس کے چہرے پر سونے کا فراس تھا۔ (دیکھئے: ابن السناوی ج 1 ص 8-8)۔
(9) کیا یہ روایت صحیح ہے؟ (ایک سائل)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

اس روایت کی سند درج ذیل ہے۔

"..... عن عمرو بن الحارث عن سعيد بن أبي بلال أن مروان بن عثمان حدثه عن عمارة عن أم الطفيل امرأة أبي بن كعب"

(العمم الكبير للطبرانی 25/143 ح 346، السیة لابن عاصم: 471 دو سر النسخة: 480)

: اس سند کا ایک راوی مروان بن عثمان جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے

(اسے ابو حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف کہا: (کتاب الجرح والتعديل 8/272)

(حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "ضعیف" (تقریب التہذیب 6572 نیز دیکھئے: انوار الصحیفة ص 326)

: عمارہ بن عامر کے بارے میں حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

"عمارہ بن عامر عن أم الطفيل امرأة أبي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: رأيت ربي" حديثا منكرالم يسع عمارة من أم الطفيل وإنما ذكرت لكي لا ينظر الناظر فيه فيجئ به وروايته من حديث أهل مصر"

وہ ام طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک منکر حدیث بیان کرتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب کو دیکھا۔ عمارہ نے ام الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نہیں سنا اور" (میں نے یہ روایت اس لیے ذکر کی ہے کہ کوئی دیکھنے والا دھوکے میں مبتلا ہو کر اس سے اہل مصر کی حدیثوں میں حجت نہ پکڑے۔ (کتاب الثقات 5/245)

اس ضعیف و مردود روایت کو شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا "حدیث صحیح بما قبلہ" قال الشيخ ناصر: واصله ضعیف منظم "کنا عجائب و غرائب میں سے ہے۔ اس روایت میں بہت سے الفاظ مثلاً: نعلان من ذهب اور فراس من ذهب کسی دوسری سند سے قطعاً ثابت نہیں نیز موقر اور موفر فراس اور فراس کے تلفظ میں بھی اختلاف ہے۔ علماء کو چاہیے کہ چھوٹی اور مردود روایات بیان کرنے سے اجتناب کریں اور پوری کوشش کر کے صرف صحیح و ثابت روایات ہی بیان کریں۔ (11/مارچ 2013ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 3 - اصول، تخریج الروایات اور ان کا حکم - صفحہ 214

محدث فتویٰ

